بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

ماہوار رسالہ

مرقع قادیانی

جلد ۳ نمبر ۷

امرتسر ۔ بابت اکتوبر سنہ ۱۹۳۱ء

مرقع قادیانی شروع ہی سے اتنی قوت کے ساتھ جاری نہ ہوا تھا کہ اپنا خرچ آپ اٹھا سکے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ مرقع کی خریداری پر بھروسہ کیا جاتا ۔ تو ایک پرچہ بھی شائع نہ ہو سکتا اس لئے جو کچھ کیا گیا اس امید پر کیا گیا کہ شائقین اپنے اپنے حلقہ احباب میں اس کی اشاعت کر کے بہت جلد اُس کو قوت پہنچائیں گے۔

ہمارے محترم عنایت فرما ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب متعین کلانور ضلع رہتک کی تجویز ہے کہ ہر خریدار کم از کم دس خریدار پیدا کرے ۔ موصوف کی یہ تجویز صرف تجویز ہی نہیں بلکہ انھوں نے پہلے خود عمل کر کے دکھا دیا ۔ جزاہم اللہ خیرا۔

پس احباب کرام اگر مرقع قادیانی کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں تو ڈاکٹر صاحب موصوف کی تجویز پر عمل کرنے کی توجہ فرمائیں۔

کئے جاؤ کوشش میرے دوستو

قادیانی تفسیرات کا نمونہ

گر تو قرآں بدیں نمط خوانی ببری رونقِ مسلمانی

قرآن سب ماننے والوں کی مشترک جائیداد ہے اس لئے ہر ماننے والے کا حق ہے کہ اس

کی خدمت کرے مگر بعض ماننے والے اُس شریک جائیداد کی طرح ہیں جو اپنی آوارگی میں مشترک حصہ بیچ یا رہن کرکے برائے نام شریک رہتا ہے۔

آج ہم ایک مثال قادیانی تفسیر قرآن کی پیش کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ قادیانی گروہ حقیقتاً اُس مثال کے مصداق ہیں جو ہم نے بتائی ہے سچ تو یہ ہے کہ ہم نے اس نمونہ تفسیر سے بہت لطف اٹھایا ہے اس لئے اپنے ناظرین کو بھی اس لطف میں شریک کرتے ہیں۔

اس نمونہ کی مثال مصنف تفسیر حقانی مرحوم نے لکھا ہے کہ کسی بازار میں ایک مداری تماشہ کرتے ہوئے آمنت باالله وملائکته وکتبه ورسله کا ترجمہ کر رہا تھا جو بعینہٖ قادیانی تفسیر کے مطابق ہے۔ مداری کہتا تھا۔

بی امنت کا ایک بلا تھا اس نے اُس کی ملائی کھالی۔ اُس نے اُسے کتوں سے مروا دیا اور رسیوں سے باندھا۔

یہ قصہ تو تفسیر ثنائی سے منقول ہے مگر قادیانی تفسیر ہماری آنکھوں سے دید اور کانوں شنید ہے ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے ساری درج ہے۔ ہو ھذا

مقدمہ تفسیر حقانی سے

واتل علیہم نبا ابنی ادم بالحق حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کا قصہ جو خدا تعالے نے قرآن شریف میں بیان فرمایا ہے۔ اس کی تفسیر میں مفسرین لکھتے ہیں۔ قابیل اور ہابیل نام حضرت آدم کے دو بیٹے تھے۔ سرزمین ہند میں ایک نکاح کے متعلق آپس میں جھگڑا پڑ گیا حضرت آدم نے اس مقدمہ کے فیصلہ کے لئے ان دونوں کو قربانی کا حکم دیا۔ قابیل کی قربانی اس کی نافرمانی کی وجہ سے مقبول نہ ہوئی۔ اس لئے اس نے ہابیل کو کہا لاقتلنک میں تجھے قتل کردوں گا۔ ہابیل نے جواب میں کہا انما یتقبل الله من المتقین الله تعالے متقیوں سے قبول کرتا ہے اگر تو میرے مار ڈالنے کے لئے اپنا ہاتھ میری طرف دراز کرے گا ما انا بباسط یدی الیک لاقتلنک میں تیرے قتل کرنے کے لئے اپنا ہاتھ تیری طرف دراز نہ کرونگا۔ لیکن یہ جواب سنکر بھی قابیل کو اس پر رحم نہ آیا۔ اور ناحق اپنے بھائی کو مار ڈالا فبعث الله غرابا یبحث فی الارض لیریه کیف یواری سواۃ اخیه۔ پس الله تعالے نے ایک کوا کو بھیجا

جو زمین میں کریدتا تھا۔ تاکہ اس کو دکھائے کہ وہ کس طرح اپنے بھائی کی لاش کو ڈھانکے۔

جاننا چاہیے کہ قرآن شریف اساطیر الاولین نہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کتاب اللہ فیہ نبأ ما قبلکم وخبر ما بعدکم (مشکوٰۃ) کتاب اللہ میں خبر ہے تمہارے پہلوں کی اور تمہارے پچھلوں کی۔ ایک اور روایت میں ہے: ر اثیروا القران فان فیہ علم الاولین والاخرین (مجمع البحار) حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے فرمایا ہے۔ قرآن شریف صرف قصہ گو کی طرح نہیں۔ بلکہ اس کے ہر ایک قصہ کے نیچے ایک پیشگوئی ہے" (براہین احمدیہ) ایسا ہی آپ چشمہ معرفت میں لکھتے ہیں۔ قرآن شریف میں جس قدر قصے بیان کئے گئے ہیں۔ ان تمام قصوں کو پیشگوئی کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔

قابیل اور ہابیل کے واقعہ کو جو کسی وقت سرزمین ہند میں وقوع پذیر ہوا۔ اگر غور کے ساتھ پڑھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ اس قصہ میں ہندوستان کے موجودہ حالات اور واقعات کی پیشگوئی[1] پائی جاتی ہے۔ یعنی اس قصہ میں بتایا گیا۔ کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں مسلمان تقوے وطہارت کو بالکل چھوڑ دیں گے۔ نہ ان کی عبادت میں برکت رہے گی۔ نہ دعاؤں میں اثر۔ اسلام کا صرف نام رہ جائیگا۔ اس وقت حقیقی اسلام کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے دوبارہ آدم کو یعنی مرزا صاحب کو خدا تعالےٰ سرزمین ہند میں مبعوث فرمائیگا ؎

پھر دوبارہ ہے اتارا تو نے آدم کو یہاں
تا وہ نخل راستی اس ملک میں لاوے ثمار!!

مسلمان بجائے اس کے کہ اس کی اطاعت اور فرمانبرداری سے خدا

---

[1] جیسی مرزا صاحب کے قادیاں میں آنے کی خبر قرآن اور دیگر کتب الہامیہ میں پائی جاتی ہے

کا قرب حاصل کریں۔ اُلٹے اس کے خلاف کفر کے فتوے لکھ کر اسے اور
اس کی جماعت کو قتل کرنا چاہیں گے۔ خدا کا وہ مرسل ان کے کفر و
فساد اور بغض و عناد کو دیکھ کر اپنے متبعین کو ہدایت دیگا کہ ایسے مسلمانوں
کو اپنے رشتے ناطے ہرگز نہ دیں جس سے وہ مسلمان قابیل کی طرح غیظ
وغضب میں آکر اس غریب جماعت کے ساتھ جو ما انا بباسط یدی
الیک لاقتلک کے مطابق فتنہ و فساد سے دور[2] رہنے والی ہوگی
نہایت بُرا سلوک کرینگے۔ قابیل تو بھائی کی لاش ڈھانکنا چاہتا تھا
لیکن وہ اپنے بھائی کی ڈھانکی ہوئی نعش کو زمین سے نکال کر باہر
پھینک دیں گے تب ایسے مسلمانوں کو سمجھانے کیلئے عذاب ظاہر ہوگا لکھا
ہے جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا۔ تو اس وقت گرد و غبار اور
زلزلوں سے زمین پر سخت تغیر اور انقلاب رونما ہوا۔ سات دن تک
زمین زلازل سے کانپتی رہی چنانچہ ایک تفسیر میں اس مضمون کے
چند اشعار درج ہیں۔ جن کا پہلا شعر یہ ہے:

تغیرت البلاد و من علیہا ٭ فوجہ الارض مغبر قبیح

سو ہمارے اس زمانہ میں ان لوگوں کو سبق دینے کیلئے جو ایک
غریب احمدی کی نعش کو زمین میں دفن ہونے نہیں دیتے۔
عذاب کا دو رنگ میں ظہور ہو چکا ہے۔ اول جس طرح ہابیل کی شہادت
کے وقت زمین پر زلزلہ سے تغیر واقع ہوا۔ اسی طرح ان مظالم کو
دیکھ کر جو احمدیوں پر ہو رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے عذاب کو
زلزلہ یعنی جنگ عظیم کی شکل میں ظاہر کیا جس کے بموجب حکم نفیحت

---

[2] بٹالہ کے غریب مستری محمد حسین کو قتل اور مولوی عبدالکریم کو نیم
قتل کرنے اور کرانیوالے بھی فتنہ و فساد سے اور رہنے کا دعوےٰ کر سکتے ہیں۔ ۶ مرقع

فی الارض کے زمین میں بڑی بڑی خندقیں اور کھائیاں جن کی نظیر پہلے زمانوں میں نہیں ملتی کھود کر اپنی زبان حال سے ان قابل صفت مسلمانوں کو پکارا کہ دیکھو۔ آج میں تمہارے اس ظلم کے عوض ان مورچوں اور گڑھوں میں لاشوں کو کس طرح ڈھانپتا ہوں۔ کیا تم اس نظارہ کو کیونکر زمین میں ڈھانک رہا ہے دیکھ کر عبرت حاصل نہیں کرتے۔ کامل التعبیر میں لکھا ہے :۔

زاغہا ے بسیار در خواب دیدن لشکر بود   (رملِ جلالہ مرقع)

دوم۔ آج کل غراب ایک اور رنگ میں ظاہر ہوا ہے۔ ہندو لوگ جن کی نسبت پنجابی میں مثل مشہور ہے :۔

کاں کراڑے کتے دا   وساہ نہ کریئے ستے دا

مسلمانوں کے مقابلہ میں اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور الارض یعنی ملک ہند کے بارے میں انہوں نے بحث مباحثے شروع کر دیئے ہیں۔ ان کی اس بحث فی الارض کو دیکھ کر کہ کس طرح یہ لوگ آپس میں مل کر ایک دوسرے کی خیر خواہی میں کوشاں ہیں۔ اب مسلمانوں کو بھی ہوش آنے لگی ہے۔ بلکہ بعض تو بموجب حکم قال یا ویلتیٰ اعجزت ان اکون مثل ھذا الغراب کہہ رہے ہیں کہ ہم تو ان کراڑوں سے بھی گئے گذرے غراب کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ ان کوؤں کے شور و غوغا کے وقت ان کا فتنہ و فساد اپنی حد کو پہنچ جائے گا۔ اور ان کا فتنہ و فساد حد کو پہنچ جائے گا۔ اور ان زاغ دلوں کا ہر ہتھیار مسلمانوں کے مقابلہ میں نہایت تیز ہو جائے گا۔   حاشیہ نمبر ۴ بر صفحہ ۸

۳؎ لوگ کہتے ہیں کوا سیانا جانور ہے اسلئے دانا کو کوا اور بیوقوف کو گدھا کہا کرتے ہیں مگر قادیانی کوا بھی گدھا ہے کیونکہ کہ احمدیہ جماعت کو تکلیف تو دی ہندوستانیوں خاصکر پنجابیوں بالخصوص امرتسریوں نے مگر قادیانی کوا قبریں کھودنے گیا یورپ میں۔ ناظرین کیا اس قادیانی کوے کے گدھا پن میں کوئی شک ہے۔ یہی وہ کوا ہے جس کے حق میں کہا گیا ہے۔

اذا کان الغراب دلیل قوم   سیھدیھم طریق الھالکینا

حجج الکرامہ میں لکھا ہے کہ کعبہ یعنی مسلمانوں کو ویران کرنے کے لئے ایک اسود ساں ...
مثل گماں ستہ ہر بیایندہ چنانچہ اُس وقت ان کالے کوؤں نے ہر طرف سے
مسلمانوں کو ایک چھوٹے بچے کی طرح گھیر لیا ہے کیونکہ روٹی کا تھوڑا سا باسی
ٹکڑا جو ان کے ہاتھ میں رہ گیا ہے۔ وہ بھی چھین لیں مسلمانوں سے جن لوگوں کو
انکے عہد و پیمان پر بھروسہ ہے ان کو معلوم ہونا چاہئے۔
امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الغراب وسماہ فاسقا۔ پس فاسق
کے عہد و پیمان پر کیا اعتبار۔ انگنائی سے اڑایا تو منڈیر پہ جا بیٹھا۔
ہاں غراب کے لفظ میں ہمارے لئے ایک بشارت بھی ہے اور وہ یہ کہ کسی وقت
اسلام کی نہر الحیواۃ میں داخل ہوتے ہی اس کی سیاہی دور ہو جائے گی
ایک شخص کا نام غراب تھا۔ غیرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجعل اسمہ
مسلما۔ جس طرح غراب مسلم بن گیا اسی طرح بعض پیشگوئیاں بتاتی ہیں۔
انشاء اللہ آخر ان لوگوں کی اولاد دین اسلام کو قبول کریں گی حضرت ابراہیمؑ
کے چار پرندے جن کی نسبت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ
سَعْيًا۔ ان میں ایک کوا بھی ہے جیسا کہ موضح القرآن میں لکھا ہے ۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۹ پیرا دوسرا
چار جانور جولائے۔ ایک مور- ایک مرغ- ایک کوا- اور ایک کبوتر
سو حضرت ابراہیمؑ کے حروف کی تعداد کے مطابق دنیا کے ساتویں ہزار میں
خدا تعالےٰ نے جس ابراہیم کو امت محمدیہ میں مبعوث فرمایا۔ اُس کی دعوت پر
کیا مور (ایشیا) کیا مرغ (عرب)، کیا کوا (افریقہ)، کیا کبوتر (یورپ) انشاء اللہ تعالیٰ
سب دوڑتے آئینگے اور پھر ایکدفعہ ہندو مذہب کا اسلام کیطرف زور کیساتھ رجوع ہوگا۔ الفضل ۲۱ جنوری ۱۹۳۱ء

سے قرآن مجید کے الفاظ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ کوا ابن آدم (قابیل) کو بھائی کا دفن کرنا
سکھانے کو آیا تھا جس سے قابیل نے فائدہ اٹھایا لیکن قادیانی کوا (ہندو لوگ) تو مسلمانوں کو کچھ
سکھاتے نہیں۔ بلکہ مخالفت کرتے ہیں پھر یہ قادیانی کوا گدھا ہوا یا نہ ؟

۵ کب قبول کرگئی ہ مسیح موعود آیا۔ اور چلا گیا۔ مگر یہ قادیانی کوّا تو اوسی طرح کاں کاں کرتا رہا۔

کیا یہ کوّا اوس وقت سیدھا ہوگا۔ جب دجّال کے گدھے کو سینگ نکلیں گے جس کی بابت بافسوس کہا گیا ہے

مرا دجّال لیکن ہے ابھی اسکا گدھا باقی

ناظرین کرام | ایک مہینہ تک اِس تفسیر سے قوت حاصل کریں
آئندہ ہر نمبر مرقع میں اِس کا دوسرا نمبر بتادینگے

جو اس سے لذیذ تر ہوگا

کیا کوئی ہے۔ جو ایسی تفسیر لکھنے میں قادیانیوں کا مقابلہ کر سکے۔ ہر گز نہیں۔

میرے معشوق کے دو ہی پتے ہیں
کمر پتلی صراحی دار گردن

قادیانی الف لیلہ

مرزا صاحب نے بذریعہ اشتہار یہ الہام مشتہر کیا انه آوی القریة جس سے اصلی مقصود یہ تھا کہ قادیاں میں طاعون نہیں آئے گا۔ اس کے بعد رسالہ دافع البلا میں تمام دنیا کے لوگوں کو للکارا کہ کوئی ہے کہ وہ بھی ہماری طرح اپنے اپنے شہر کی بابت کہے انه آوی القریة۔ یعنی یہ گاؤں طاعون سے محفوظ ہے اور لکھا کہ طاعون کا یہاں آنا کیا باہر سے طاعون زدہ کوئی آتا ہے تو وہ اچھا ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔